اتحاد اھلسنۃ والجماعۃ کا ترجمان

مجلہ

پیغام حق

فیصل آباد

شمارہ نمبر 20

مدیر

مولانا شاھد معاویۃ

جون 2014، بمطابق شعبان 1435ھ

اہلحدیث بھی علمائے حنفیہ کے اصول قیاس کے قائل ہیں

مسئلہ ترکِ رفع یدین اور سیدنا براء ابن عازب رض

صحابی رض کا کسی فعل کو سنت کہنا حکماً مرفوع ہوتا ہے

قنوت وتر کا محل رکوع سے پہلے ہے

مسلکی حمایت میں بے اعتدالی

پاسبان حق @ یاھوڈاٹ کام

حدیث ہلب رض میں لفظی تحریف اور علمائے غیر مقلدین

حنفی کہلوانے پر اعتراض کا جواب

غیر مقلدین کا علم الحدیث حکیم الامت رح کی نظر میں

مجلہ الطفیل میں پڑھئے

- معاشرتی کوتاہیوں کی نشاندھی اوران کی اصلاح
- الحمد سے والناس تک سلسلہ وار قرآن پاک کا خلاصہ
- مشہور کتب احادیث کے ابواب کا ترجمہ اور مختصر تشریح
- سرور انبیا ﷺ کی سلسلہ وار سیرت طیبہ
- معاشرتی زندگی کا اسلامی طرز
- اللہ والوں کا تعارف اوران کے ملفوظات
- بچوں کے نام رکھنے میں اہم باتیں
- روزمرہ کے پیش آنیوالے شرعی مسائل کا حل
- معاشرتی پریشانیوں کا روحانی حل
- آپ کے خوابوں کی رہنمائی

ہر اسلامی مہینے کے آغاز میں اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

اتحاد اہلسنۃ والجماعۃ کا ترجمان

مجلہ

پیغامِ حق

فیصل آباد

بفیضان

بحر العلوم مفتی وقت

مولانا سید طفیل احمد شاہ گیلانیؒ

تلمیذ الشیخ سید حسین احمد مدنی گوجرہ

بیاد

امام المناظرین ترجمان احناف

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ

زیر قیادت

حضرت مولانا مفتی محمد انور صفدر اوکاڑوی صاحب دامت فیوضہم

استاذ المناظرین

امیر مرکزیہ اتحاد اہلسنۃ والجماعۃ

زیر نگرانی

حضرت مولانا مفتی شاہد مسعود صاحب

مرکزی ناظم اعلیٰ

مولانا منیر احمد منور صاحب

مرکزی نائب امیر

حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دھرکوٹی

مرکزی نائب امیر

مُدیر

مولانا شاہد معاویہ

مدیر مسئول

حافظ عبد الغفار انور صاحب

معاون

حافظ فریاد مغل قصوری صاحب

مجلس مشاورت

حضرت مولانا قاری نور محمد تونسوی صاحب	مولانا سید عصمت شاہ صاحب کاظمی
مولانا عبد الغنی طارق صاحب	مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب
مولانا عبد الباقی صاحب	مولانا ارشاد احمد حقانی صاحب
مولانا شہباز باجوہ صاحب	مولانا عبد الغفار ذہبی صاحب
مولانا عبد الشکور حقانی صاحب	مولانا عبد اللہ عابد صاحب
مولانا اسمٰعیل محمدی صاحب	مولانا مقصود احمد حنفی صاحب
مولانا شفیق الرحمن صاحب	مولانا بلال احمد صاحب

شمارہ نمبر 20

بمطابق جون 2014ء

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ 300 روپے بمعہ ڈاک خرچ

خط و کتابت، ترسیل زر اور منگوانے کیلئے رابطہ

منجانب اتحاد اہلسنۃ والجماعۃ

P-228 گلی نمبر 1 ... فیصل آباد 041-2641713

ناشر [illegible] پبلیکیشنز

... گلی نمبر 8 ... فیصل آباد

041-2604175 / 0300-7610220

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	اہلحدیث بھی علمائے حنفیہ کے اصول قیاس کے قائل ہیں	3
2	مسئلہ ترک رفع الیدین اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما	6
3	صحابی رضی اللہ عنہ کا کسی فعل کو سنت کہنا حکماً مرفوع ہوتا ہے	11
4	قنوتِ وتر کا محل رکوع سے پہلے ہے	15
5	مسلکی حمایت میں بے اعتدالی	23
6	حدیث ھلب رضی اللہ عنہ میں لفظی تحریف اور علمائے غیر مقلدین	24
7	غیر مقلدین کا علم الحدیث حکیم الامت رحمہ اللہ کی نظر میں	26
8	حنفی کہلوانے پر اعتراض کا جواب	28

FREEDOM FOR GAZA
islamictimelinecoverphotos.com

اہلحدیث بھی علمائے حنفیہ کے اصول قیاس کے قائل ہیں

مشہور اہلحدیث (باصطلاح جدید) شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری صاحب اپنے اوپر ہونے والے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

تعارف:

۱۔ حافظ زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں:

مشہور مناظر اور شیخ ثناء اللہ امرتسری (مقالات ج۴،ص ۸۳)

مولانا شرف الدین صاحب لکھتے ہیں:

۱۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری مرحوم ومغفور کے تعارف کی ضرورت نہیں۔ زمانہ ان سے واقف ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ ۱۷)

۲۔ ان (کی تحریرات) میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کی وجہ سے (دین اللہ الاسلام یا مذہب اہلسنّت والجماعت یا جماعت اہلحدیث سے (ثناء اللہ) کا اخراج لازم ہو۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ ۱۷)

۳۔ چنانچہ بفضلہٖ تعالیٰ میں (ابوسعید شرف الدین دھلوی) نے اسے (فتاویٰ ثنائیہ کو) از اوّل تا آخر دیکھ لیا ہے۔ اب آپ خود ملاحظہ کرلیں گے کہ یہ کیا چیز ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ ۱۸)

۴۔ مولانا اسحٰق بھٹی لکھتے ہیں: وہ بہترین مقرر بھی تھے اور بلند پایہ مناظر بھی۔ دینی علوم کے ماہر بھی تھے۔ اور غیر اسلامی ادیان سے باخبر بھی۔ مصنف بھی اور محقق بھی۔ مفسر بھی تھے اور ماہر حدیث بھی۔ اصولی بھی تھے اور عالم فقہ بھی کلامی بھی تھے اور فلسفی و منطقی بھی۔ (بزم ارجمنداں صفحہ ۱۴۳)

۵۔ مولانا داؤد ارشد صاحب لکھتے ہیں: ملت اسلامیہ کا مرد مجاھد (ثناء اللہ امرتسری) جس نے ساری زندگی کفار کی تردید کرتے ہوئے گزاری اور خدا داد صلاحیتوں کی وجہ سے وہ امت مرحومہ کا ہیرو تھا۔ (تحفہ حنفیہ صفحہ ۴۷۶)

۶۔ مولانا عبدالمجید سوہدروی لکھتے ہیں: کیسا سنہری زمانہ تھا وہ جب شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ ہمارے درمیان موجود تھے۔ (سیرت ثنائی ص ۸۲)

۷۔ مزید رقم طراز ہیں:
ابوالوفا ثناء اللہ چودھویں صدی کا کفر سوز مجاہد۔ (سیرت ثنائی صفحہ ۸۲)

۸۔ وہ ببرِ قوم جب پلیٹ فارم پر گونجتا تھا تو اس کے خوف سے ملحدین فرار ہو جاتے تھے۔ (سیرت ثنائی ص ۸۲)

۹۔ (وہ) جب اپنے علم و فضل کی تیغ براں لے کر میدان مناظرہ میں کودتا تو کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے اور زبان کو جنبش دینے کی تاب نہ رہتی۔ (سیرت ثنائی ص ۸۲)

’’پہلے تو ہم اس سائل کی غلط فہمی دور کرنا چاہتے ہیں کہ اہلحدیث قیاس اور اجماع سے منکر نہیں۔ جن لوگوں نے صحیح بخاری پڑھی ہے وہ جان سکتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کس طرح قیاس سے کام لیتے ہیں ہاں یہ بات ضروری ہے کہ علمائے اصول خاص اصول حنفیہ والوں نے قیاس کے لئے جو شروط لکھی ہیں اہل حدیث اُن شروط کے ساتھ قیاس کو صحیح مانتے ہیں ان کے بغیر قیاس کے منکر ہیں جیسے علمائے اصول حنفیہ بھی منکر ہیں منجملہ شروط کے بڑی شرط یہ ہے کہ قیاس میں مقیس علیہ کا ہونا ضروری ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مقیس میں کوئی نص خاص وارد نہ ہو۔ اس کی تفصیل اپنے علماء حنفیہ سے پوچھئے ہم باقاعدہ قیاس کے منکر نہیں ہاں بے قاعدہ قیاس خاص کر نص صریح کے مقابلہ میں جو قیاس ہو اہل حدیث اس سے منکر ہیں۔ اسی کے حق میں ایک بزرگ کا قول یہ ہے:

اول من قاس ابلیس (سب سے پہلے قیاس کرنے والا شیطان تھا)

مثلاً نص صریح موجود ہے......

لعن الله المتخذين فيها المساجد والسرج (الحدیث)

باوجود نص صریح کے یہ قیاس کیا جائے کہ راستہ میں چونکہ چراغ جلانا جائز ہے، لہٰذا قبروں پر بھی جائز ہے۔ یہ قیاس چونکہ بے مقیس علیہ اور خلاف نص صریح ہے اس لئے اہل حدیث بلکہ ائمہ حنفیہ بھی ایسے قیاس سے منکر ہیں۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج ۲، ص ۶۸۶ ۷ مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ لاہور)

غیر مقلدین کے شیخ الاسلام کے بیان سے معلوم ہوا کہ

۱۔ یہ بات درست نہیں کہ اہلحدیث اجماع اور قیاس کے منکر ہیں۔

۲۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں بھی قیاس سے کام لیا۔

۳۔ اہلحدیث علمائے حنفیہ کی شرائط کے مطابق قیاس کو صحیح مانتے ہیں۔

۴۔ اہلحدیث بھی صرف اس قیاس کے منکر ہیں جس قیاس کے علماء حنفیہ منکر ہیں

۵۔ اول من قاس ابلیس یہ حدیث نہیں کسی بزرگ کا قول ہے۔

۶۔ اس قول میں بھی اس قیاس کو برا کہا گیا ہے جو نص صریح کے مقابلے میں ہو۔

نوٹ: یہ کلام ان غیر مقلد علماء وعوام کے لئے کلمہ اصلاح ہے۔ جو اپنے اصول صرف دو[1] یعنی قرآن و حدیث بتلاتے ہیں۔ اور ان کے لئے قابل شعور وفکر بھی ہے کہ جن اسلاف کی طرف وہ اپنی نسبت ملاتے ہیں تو اُن کے اصولوں سے انحراف کیسا؟

---

[1]

۱۔ مشہور غیر مقلد حافظ عبداللہ روپڑی صاحب لکھتے ہیں:

''حنفیہ کے نزدیک ادلہ اربعہ (کتاب، سنت، اجماع، قیاس) چار دلیلیں ہیں اور اہلحدیث کے نزدیک اس سے بھی کم ہیں۔ (تحقیق التراویح ص ۸۵)

۲۔ مولانا محمد جونا گڑھی صاحب لکھتے ہیں:

''میرے مسلمان بھائیو! بالخصوص وہ بھائیو جو اپنے تئیں حنفی کہتے ہو یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ دین صرف وہ ہے جو قرآن، حدیث میں ہو کسی اور کا قول دین نہیں۔ (دلائل محمدی ص ۱۱۲)

۳۔ مشہور غیر مقلد مؤلف مولانا محمد صادق سیالکوٹی صاحب حدیث ثقلین کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ ''اسلام کتاب وسنت میں محدود ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسئلہ وفتویٰ صرف وہی صحیح اور قابل عمل ہے جو قرآن اور حدیث کے ساتھ مدلل ہو۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۴۰ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ)

۴۔ دور حاضر کے مشہور غیر مقلد خطیب مولوی سبطین شاہ صاحب نقوی حکیم صاحب کے اس موقف کو یوں نکھارتے ہوئے فرماتے ہیں ''انسان گمراہ اس وقت ہوتا ہے جب قرآن و حدیث کو چھوڑے یا ان کے ساتھ کسی تیسری چیز کو ملائے دوسرے جتنے بھی فرقے ہیں کسی نے ان دو میں سے کوئی ایک چیز چھوڑ دی ہے یا پھر ان کے ساتھ کسی تیسری چیز کا اضافہ کیا ہے۔

(خطبات اہل حدیث ص ۵۵، مطبوعہ ادارہ تحقیقات سلفیہ)

FREEDOM FOR GAZA islamictimelinecoverphotos.com

مولانا شاہد معاویہ

مسئلہ ترک رفع الیدین اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما

۱۔ سند الحدیث:

حدثنا ابو القاسم بن بابویه النیسابوری، ثنا بکر بن محمد بن عبداللہ الحبال الرازی، ثنا علی، ثنا علی بن محمد بن روح ابن أبی الحرش المصیصی، سمعت أبی یحدث، عن أبیه روح بن أبی الحرش سمعت أباحنیفة یقول الشعبی یقول سمعت.

۲۔ متن الحدیث:

البراء بن عازب، یقول: کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع یدیه حتّٰی یحاذی منکبیه، لا یعود یرفعهما حتّٰی یسلم من صلاته

(مسند أبی حنیفة لأبی نعیم الاصبهانی ص ۱۵۶)

تعارف راوی الحدیث: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ:

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

البراء بن عازب بن الحارث بن عدی الانصاری، الاوسی، صحابی ابن صحابی۔

آپ کا نام براء رضی اللہ عنہ اور عازب بن حارث رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں یعنی صحابی ابن صحابی ہیں۔ اوسی اور انصاری ہیں۔ (تقریب التہذیب ج ۱، ص ۱۲۳)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عن ابی بکر، و عمر، و علی و ابی ایوب و بلال وغیرهم۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا ابوبکر و عمر و علی و ابوایوب اور بلال رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ (تہذیب التہذیب ج۱، ص۲۶۹)

علامہ رحمۃ اللہ علیہ ہی دوسری جگہ لکھتے ہیں:

وذکر ابن قانع فی معجم الصحابة أنهٔ غزامع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵ غزوة۔

''ابن قانع رحمۃ اللہ علیہ نے معجم الصحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ۱۵ غزوات میں شریک ہوئے۔''

(تہذیب التہذیب ج۱، ص۲۶۹)

علامہ ہی اپنی دوسری کتاب میں سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں:

وعنه قال سافرت مع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیة عشر سفراً

سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ۱۸ اسفار میں شریک سفر رہا ہوں۔ (الاصابہ ج۱ ص۱۴۲)

علامہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے ہی میں نے قرآن کی چند سورتیں پڑھ لیں تھیں''

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے براء رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتے ہی میں نے قرآن کی سورتوں میں سے سبح اسم

ربك الاعلیٰ پڑھی۔" (طبقات ابن سعد مترجم ج ۴، ص ۴۹۵، ۴۹۶)

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وشهد البراء مع علی الجمل وصفين و قتال الخوارج ونزل الكوفة وابتنى بها دارا ومات فی امارة مصعب بن الزبير۔

"اور سیدنا براء رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ جمل و صفین اور خوارج کے قتل کرنے میں شریک تھے اور پھر کوفہ چلے گئے۔ وہاں ایک گھر بنا لیا اور مصعب بن زبیر کے زمانہ میں وفات پائی۔" (الاصابہ ج ۱، ص ۱۴۲)

علامہ ابن حجر عسقلانی دوسری جگہ آپ کی وفات کے متعلق لکھتے ہیں:

مات سنة اثنتين وسبعين۔ (تقریب التہذیب ج ۱، ص ۱۲۳)

"اور سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے ۷۲ھ میں وفات پائی۔

تخریج الحدیث:

۱۔ مسند احمد ج ۴، ص ۳۰۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان۔

۲۔ مسند ابی یعلیٰ ص ۳۹۵ رقم ۱۶۵۸ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان۔

۳۔ مسند الرویانی رقم ۳۴۱۔

۴۔ سنن دار قطنی ج ۱ ص ۲۹۳ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان۔

۵۔ سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۰۹ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

۶۔ مصنف عبد الرزاق ج ۲ ص ۷۱ مطبوعہ المجلس العلمی کراچی۔

۷۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۲۶۷ مطبوعہ طیب اکادمی ملتان

۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ج ۱ ص ۱۵۴ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

۹۔ التمہید لابن عبد البر ج ۹ ص ۲۱۵

۱۰۔ اخبار اصفہان للامام ابونعیم اصبہانی رقم ۱۱۹۶۔

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے پھر دوبارہ سلام پھیرنے تک ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے۔

فقہ الحدیث:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز کا آغاز رفع الیدین سے فرمایا کرتے تھے۔

۲۔ اس روایت میں منکبیہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ امام ابونعیم اصبہانی اپنی سند کے ساتھ دوسری کتاب میں اسی روایت میں اذنیہ کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ وہ روایت حسب ذیل ہے:

عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حین افتتح الصلاۃ كبّر حتّٰی رأیت ابهامیه حذاء أُذنیه ...(اخبار اصبہان للاصبہانی رقم ۶۱۹۴)

اور بہت سارے محدثین نے اس روایت میں اُذنیہ کے الفاظ ہی نقل کئے ہیں جیسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اور ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں اور رویانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں وغیرہم۔

اور احقر کے علم کے مطابق براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں کسی نے بھی منکبیہ کے الفاظ نقل نہیں کیئے۔

۳۔ اگر کتابت کی غلطی نہ مانی جائے تو یہاں منکبیہ سے مراد یہ ہوگا کہ ہتھیلیاں کندھوں تک اور انگلیاں کانوں تک۔

۴۔ باقی ساری نماز میں سلام پھیرنے تک رفع یدین نہ کرنا معلوم ہوا۔

۵۔ اس روایت کی سند میں اوپر کے دونوں راوی (امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ) بھی ترک رفع الیدین کے قائل ہیں ملاحظہ ہو:

فاما رفع الیدین فی الصلوۃ فانہ یرفع الیدین حذو الاذنین فی ابتداء الصلوٰۃ مرۃ واحدۃ ثم لا یرفع فی شیء من الصلوٰۃ بعد ذالک وھذا کلہٗ قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

''بہر حال نماز میں رفع یدین کرنا تو وہ صرف نماز کے شروع میں کانوں تک ہاتھ اٹھائے ایک مرتبہ اس کے بعد نہ اُٹھائے یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔'' (مؤطا امام محمد ص ۷۱ مترجم)

اور...... حدثنا ابن مبارک عن اشعث عن الشعبی انّہٗ کان یرفع یدیہ فی الاوّل التکبیر ثم لا یرفعھما۔

''امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ اس کے بعد نہ اُٹھاتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۸)

اور یہ مرکزی سند کوفی ہے۔

قال الامام محمد بن نصر المروزی لا نعلم مصراً من الامصار ترکوا باجماعھم رفع الیدین عند الخفض والرفع فی الصلوٰۃ الا اھل الکوفۃ۔

''امام محمد بن نصر مروزی فرماتے ہیں کہ شہروں میں کسی شہر کے متعلق ہم نہیں جانتے کہ وہاں کے رہنے والوں نے اجماعاً سر جھکاتے اور سر اُٹھاتے وقت رفع یدین چھوڑ دیا ہو سوائے اہل کوفہ کے۔'' (التمہید ج ۹ ص ۲۱۳)

کوفہ میں ترک رفع یدین پر عملی تواتر تھا اور جس روایت پر عملی تواتر ثابت ہو اس پر جرح فضول ہے۔

FREEDOM FOR GAZA
islamictimelinecoverphotos.com

صحابی رضی اللہ عنہ کا کسی فعل کو سنت کہنا حکماً مرفوع ہوتا ہے

مولانا شاہد معاویہ

استاد محترم امین الملت حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ صحابی کا کسی فعل کو سنت کہنا حکماً مرفوع ہوتا ہے اور اس اصول کو محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے بھی بیان فرمایا ہے۔[1] مثلاً امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقریب

---

[1] (۱) محمد بن ابراہیم الحلبی الحنفی نے قفو الاثر فی صفو علوم الاثر (ص ۹۴) میں لکھا ہے کہ ''و امّا قول الصحابی: من السنة. ذا کرا قولًا أو فعلاً فله حکم الرفع عند الاکثر وھو منھب عامة المتقدمین من أصحابنا ومختار صاحب البدائع من متاخریھم '' اور صحابی کا قول من السنۃ چاہے قول سے متعلق ہو یا فعل سے اکثر کے نزدیک مرفوع کے حکم میں ہے اور یہی مسلک ہمارے عام متقدمین کا ہے اور اسے ہی بدائع الصنائع کے مصنف (ملا کاسانی) نے اختیار کیا ہے جو کہ متاخرین میں سے ہیں۔

(۲) حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی الباعث الحثیث فی اختصار علوم الحدیث میں (ص ۲۵) پر لکھتے ہیں

"وقول الصحابی أُمرنا بکذا أو نھینا عن کذا مرفوع مسند عند اصحاب الحدیث وھو قول اکثر اھل العلم... و کذا الکلام علی قوله من السنة کذا"

اور صحابی کا یہ (امرنا کذا، نھینا عن کذا، من السنة) کہنا محدثین کے نزدیک مرفوع اور مسند ہے۔ اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے۔

(۳) علامہ زیلعی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ میں ج ۱ ص ۳۹۳ پر لکھتے ہیں واعلم ان لفظة السنة یدخل فی المرفوع عندھم ...قال ابن عبد البر فی التقصی واعلم ان الصحابی اذا اطلق اسم السنة فالمراد به سنة النبی صلی الله علیه وسلم کہ محدثین رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت کا لفظ مرفوع ہونے کے قبیل سے ہے۔ علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ التقصی میں فرماتے ہیں کہ جب صحابی مطلقاً سنت کا لفظ بولے تو اس سے مراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی سنت ہے۔

(۴) اسی اصول کو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتب ''شرح نخبۃ الفکر اور فتح الباری میں بھی نقل کیا ہے۔

للنووی میں یہ اصول لکھا ہے کہ صحابی کا یہ کہنا کہ ہمیں حکم دیا گیا یا ہمیں منع کیا گیا یا یہ سنت میں سے ہے جمہور کے نزدیک وہ مرفوع ہی ہے۔[1] اور علامہ سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس اصول کو سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ صحابی کا کسی فعل کو سنت کہنا مرفوع ہوتا ہے۔

جیسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''نماز میں ہتھیلی پر ہتھیلی کو ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔[2] اس لئے اہلسنت احناف اس کو صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول ہی نہیں سمجھتے بلکہ حکماً مرفوع بھی سمجھتے ہیں۔''

توضیح:

امین الملت حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس ملفوظ میں یہ بات سمجھائی ہے کہ کسی

---

[1] امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تقریب النووی ص ٦ پر لکھتے ہیں:

"الثانی: قول الصحابی: أمرنا بکذا أونهينا عن کذا، أومن السنة کذا وماأشبهه کله مرفوع علی الصحیح الذی قاله الجمهور... ولا فرق بین قوله فی حیاة رسول الله صلی الله علیه وسلم وبعده"

صحابی کا قول امرنا بکذا اور نہینا عن کذا اور من السنۃ کذا یا اس کی مثل تمام جمہور کے صحیح قول کے مطابق مرفوع ہے اور اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ صحابی کا یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں ہو یا بعد میں۔

[2] حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تدریب الراوی ج ١ ص ١٥٣ پر لکھتے ہیں (من السنة کذا) لقول علی: من السنة وضع الکف علی الکف فی الصلاة تحت السرة رواه ابو داؤد فی روایة ابن داسة و ابن الاعرابی" یا یہ کہ سنت میں سے جیسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے ''نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔ اسکو ابوداؤد سے ابن داسہ اور ابن الاعرابی دونوں نے روایت کیا ہے۔

جبکہ غیر مقلدین ابن الاعرابی کے علاوہ دوسرے نسخوں میں اس کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ جیسا کہ غیر مقلد ڈاکٹر خالد ظفر اللہ، محمد ابوسعید الیار بوزی کی کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''یہ حدیث ابوداؤد کے نسخہ ابن عرابی کے علاوہ دیگر نسخوں میں ثابت نہیں ہے۔''

(کتاب وسنت کے مطابق نماز ص ٩٦)

صحابی کے ایسے قول کو صرف صحابی کا قول قرار دینا اصول حدیث سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ جیسا کہ اکثر غیر مقلدین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول کو نقل کر کے یہی تاثر دیتے ہیں کہ یہ صرف صحابی کا قول ہے۔ جیسے غیر مقلد ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی لکھتے ہیں:

''علاوہ ازیں فقہ حنفی کی ایک اور معتبر کتاب شرح وقایہ میں بھی صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے کہ تحت السرۃ ہاتھ باندھنا کسی مرفوع حدیث سے ثابت نہیں ہے بس حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔'' (نماز مصطفیٰ ص ۲۶۲ تقریظ یافتہ شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی)

احقر کے فہم کے مطابق اس بات کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات پر ایراد کیا ہے کہ انہوں نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ والی اس روایت کو بالاتفاق ضعیف کہا ہے۔ [1]

یہ تحقیق درست نہیں ہے۔ [2]

---

[1] علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شرح مسلم ج ۱ ص ۱۷۳ پر لکھتے ہیں:

''اما حدیث علی رضی اللہ عنہ انہ قال من السنۃ فی الصلوٰۃ وضع الاکف علی الاکف تحت السرّۃ ضعیف متفق علیٰ تضعیفہ''

بہر حال سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ ''نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔'' ضعیف ہے اور اس کے ضعف پر اتفاق ہے۔''

---

[2] یہ صرف احقر کی رائے نہیں بلکہ دوسرے علماء نے بھی اس کے برخلاف روایت علی رضی اللہ عنہ کو صحیح قرار دیا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہیں:

۱۔ علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: عن علی رضی اللہ عنہ من السنۃ فی الصلوٰۃ وضع الاکف علی الاکف تحت السرۃ۔ عمرو بن مالک عن ابی الجوزاء عن ابن عباس مثل تفسیر علی الا انہ غیر صحیح والصحیح حدیث علی رضی اللہ عنہ

بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہتھیلی پر ہتھیلی کو ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔ عمرو بن مالک نے بروایت ابوالجوزاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے علی رضی اللہ عنہ کی تفسیر کی مانند روایت کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں صحیح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ (بدائع الفوائد ج۳،ص۹۱)۔

۲۔ غیر مقلدین کے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب صاحب لکھتے ہیں:...... دونوں ہاتھوں کے رکھنے کی جگہ کے بارے میں کوئی صحیح روایت ثابت نہیں، لیکن ابوداؤد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کیا ہے، سنت یہ ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے باندھا جائے۔

(مختصر زادالمعاد مترجم ص ۲۸، شائع کردہ وزارت اسلامی اموراوقاف ریاض)

۳۔ امام ضیاء المقدسی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

عن علی رضی اللہ عنہ قال ان من السنة فی الصلوٰة وضع الاکف علی الاکف تحت السرة'' (کتاب الاحادیث المختارہ ج۲ص۳۸۷، مطبوعہ مکہ مکرمہ۔

''کیونکہ مشہور غیر مقلد عالم زبیر علی زئی اپنی ایک روایت کی تصحیح کی دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ضیاء المقدسی نے المختارہ میں یہ اثر لا کر اس کا صحیح ہونا ثابت کر دیا ہے۔ دیکھئے (اختصار علوم الحدیث ص ۷۷)

(تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ ص ۲۰ ناشر جماعت اہلحدیث حضرو اٹک)

۴۔ غیر مقلد پروفیسر رفیع اللہ شہاب صاحب نیل الاوطار کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: ''اس حدیث کی صحت کے بارے میں آئمہ حدیث کے درمیان اختلاف ہے یعنی بعض کے نزدیک یہ صحیح ہے جبکہ کچھ آئمہ اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ (احکام الاحادیث ج۱ص۳۱۸)

علماء و طلباء کے لئے خوشخبری

خانقاہ طفیلیہ میں ہفتہ وار تربیتی نشست ہوتی ہے

بعنوان: حقانیت اہلسنت والجماعت

بروز جمعرات بعد از نماز عشاء

مدرس: ترجمان آلِ رسول وکیل احناف مولانا شاہد معاویہ مدظلہ العالی

بمقام خانقاہ طفیلیہ علی منزل محلہ محمد پورہ گلی نمبر ۱ مکان نمبر P-228 بالمقابل ربانی مسجد فیصل آباد

برائے رابطہ 0345-8484283,0321-6682581

قنوتِ وتر کا محل رکوع سے پہلے ہے

(مفتی رب نواز دار العلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ)

اہل سنت احناف کے نزدیک وتروں میں قنوت پڑھنے کا محل رکوع سے پہلے ہے۔اس پر جو دلائل ذکر کئے جاتے ہیں اُن میں سے چند درج ذیل ہیں:

ا۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ، دوسری میں قل یاایھا الکافرون، تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔...... ویقنت قبل الرکوع۔

اور قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔(نسائی ج ا ص ۱۹۱)

داؤد ارشد صاحب غیر مقلد اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

''یہ حدیث صحیح اور قنوت وتر کو رکوع سے پہلے مانگنے پر صریح بھی ہے۔''

(حدیث اور اہل تقلید ج ۲ ص ۲۷۷)

زبیر علی زئی صاحب غیر مقلد مذکورہ بالا حدیث نسائی کے متعلق لکھتے ہیں:

''یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ سفیان الثوری کی متابعت فطر بن خلیفہ نے کر رکھی ہے۔''(دیکھئے سنن الدارقطنی ج ۲ ص ۳۱ ح ۱۶۴۴)

اسے الضیاء المقدسی نے المختارہ میں روایت کیا ہے لہٰذا راجح یہی ہے کہ قنوت وتر رکوع سے پہلے کی جائے۔''(توضیح الاحکام ج ا ص ۴۱۳)

عبدالرؤف سندھو غیر مقلد لکھتے ہیں:

''قنوت وتر میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا قبل از رکوع ثابت ہے چنانچہ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین وتر پڑھتے اور دعا قبل از رکوع کرتے۔ اس حدیث کو نسائی نے روایت کیا ہے۔''

(القول المقبول ص ۵۸۸)

مزید دیکھئے (ڈاکٹر شفیق الرحمٰن کی کتاب نماز نبوی صفحہ ۲۹۴، اور عبدالرحمٰن عزیز کی کتاب صحیح نماز نبوی ص ۳۵۷)

۲۔ سیدنا اسود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:

كان عبدالله لايقنت فى شيئ من الصلوٰة الا فى الوتر قبل الركعة (معجم طبرانی کبیر ج۲ص۲۳۸)

''عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) وتر کے علاوہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے اور وتر میں بھی رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔''

داؤد ارشد صاحب غیر مقلد، اس اثر کے تحت لکھتے ہیں:

''بلاشبہ سنداً یہ روایات صحیح ہیں۔'' (حدیث اور اہل تقلید ج ۲ ص ۲۷۹)

۳۔ زبیر علیزئی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

حکم بن عتیبہ، حماد بن ابی سلیمان اور ابو اسحاق (تابعین) سے ثابت ہے کہ وہ نماز میں جب دعائے قنوت پڑھنے کا ارادہ کرتے تو (قراءت سے) فارغ ہونے کے بعد تکبیر کہتے پھر دعائے قنوت پڑھتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۰۷ ح ۶۹۵۱ وسندہ صحیح)

لیکن حدیث و آثار کے خلاف غیر مقلد کے ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ قنوت وتر رکوع کے بعد پڑھنی چاہئے۔

عبدالرحمٰن مبارک پوری صاحب غیر مقلد قنوت وتر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے

ہیں:

والمختار عندی بعد الرّکوع

اور میرے نزدیک رکوع کے بعد پڑھنا پسندیدہ ہے۔‘‘

(تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۳۴۳)

عبدالمنان نور پوری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

’’قنوت وتر بعد از رکوع بہتر ہے۔ (احکام ومسائل ج ۲ ص ۲۸۹)

غیر مقلدین کے فتاویٰ میں لکھا ہے:

’’رکوع کے بعد قنوت پڑھنا مستحب ہے۔‘‘ (فتاویٰ علمائے حدیث ج ۳ ص ۲۰۵)

حکیم محمد صادق سیالکوٹی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

’’قنوت وتر...... جو آخری رکعت میں بعد رکوع پڑھتے ہیں۔‘‘

(صلوٰۃ الرسول مع التسہیل ص ۲۹۴)

FREEDOM FOR GAZA

فریق ثانی کے مزعومہ دلائل پر ایک نظر

قنوت وتر رکوع کے بعد پڑھنے والے غیر مقلدین کے مزعومہ دلائل جو سامنے آئے ہیں وہ یہ ہیں۔ ضعیف احادیث غیر متعلقہ دلیلیں، قیاس، سینہ زوری اور غلط بیانی وغیرہ۔

ذیل میں ان مزعومہ دلائل اور ان کا تحقیقی رد ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ضعیف احادیث:

داؤد ارشد صاحب غیر مقلدین بیہقی اور مستدرک حاکم کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وتری اذا رفعت

راسی ولم یبق الا السجود

"مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قنوت وتر سکھائی کہ میں اسے رکوع کے بعد پڑھوں۔" (حدیث اور اہل تقلید ج ۲ ص ۲۶۶)

عبدالمنان نور پوری غیر مقلد نے بھی اسی روایت سے دلیل لی ہے۔

(احکام ومسائل ج ۲ ص ۲۸۸)

اس روایت کی حیثیت غیر مقلدین کے محدث العصر زبیر علی زئی صاحب کی زبانی ملاحظہ فرمائیں، زئی صاحب لکھتے ہیں:

السنن الکبریٰ للبیہقی (۳/۳۸، ۳۹) اور مستدرک الحاکم (۳/۱۷۲) کی جس روایت سے رکوع کے بعد والا قنوت ثابت ہے۔ اذا رفعت رأسي ولم يبق الا السجود" اس کی سند الفضل بن محمد بن مسیب الشعرانی کی وجہ سے ضعیف ہے حاکم نے اسے ثقہ جبکہ الحسین بن محمد القتبانی نے کذاب کہا ہے، ابن الاخرم کہتے ہیں:

صدوق الا انه کان غالیا فی التشیع۔

(لسان المیزان ج ۴ ص ۴۴۸ ت ۱۳۶۸)

ابو حاتم نے کہا:

تکلموا فیه (الجرح والتعدیل ۷/۹۲ ت ۱۱۹۸۷)

لہٰذا اس پر جرح ہی راجح ہے۔ مختصر یہ کہ بعد از رکوع والی روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔" (توضیح الاحکام ج ۱ ص ۴۱۴)

ڈاکٹر شفیق الرحمٰن صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں

"وتر میں رکوع کے بعد قنوت کی تمام روایات ضعیف ہیں۔"

(نماز نبوی ص ۲۹۴ جدید ایڈیشن)

۲۔غیر متعلقہ دلائل:

قنوت وتر رکوع کے بعد پڑھنے پر دلیل ذکر کرتے ہوئے حکیم محمد صادق سیالکوٹی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو (پھر) دعا قنوت پڑھتے تھے۔نسائی" (صلوۃ الرسول مع التسہیل ص ۲۹۵)

آل غیر مقلدیت کی تصریحات کے مطابق اس حدیث کا تعلق قنوت وتر سے نہیں بلکہ قنوت نازلہ سے ہے جو ہنگامی حالات میں نماز فجر میں پڑھی جاتی ہے۔صلوۃ الرسول کے غیر مقلد حاشیہ نگار لکھتے ہیں:

"یہ قنوت نماز فجر میں ہے۔" (تسہیل الوصول ص ۲۹۵)

یہی بات عبدالرؤف سندھو غیر مقلد نے کہی ہے کہ مذکورہ حدیث کا تعلق قنوت نازلہ سے ہے۔(القول المقبول ص ۵۸۸)

سیالکوٹی صاحب نے اس مقام پر ایک اور حدیث بھی درج کی ہے مگر وہ بھی قنوت نازلہ کے بارے میں ہے جیسا کہ آگے ہاتھ کی صفائی عنوان کے تحت اس کی وضاحت آرہی ہے۔ان شاء اللہ

۳۔قیاس کی پیروی:

غیر مقلدین قنوت وتر رکوع کے بعد پڑھنے کو حدیث سے ثابت نہیں کر پاتے تو پھر قیاس کو گلے لگاتے ہوئے قنوت وتر کو قنوت نازلہ پر قیاس کر لیتے ہیں۔

صلوۃ الرسول کے حاشیہ میں غیر مقلد کا بیان درج ہے کہ

"قنوت وتر رکوع سے پہلے پڑھنا راجح ہے۔جیسا کہ نسائی ۳۲/ ۲۳۵ ح ۶۹۹ وغیرہ سے ثابت ہے جو لوگ رکوع کے بعد پڑھتے ہیں وہ قنوتِ نازلہ پر قیاس کر کے ہی پڑھتے ہیں۔(تسہیل الوصول ص ۲۹۵)

غیر مقلد کے رسالہ محدث میں لکھا ہے:

''رکوع کے بعد قنوت وتر سے متعلقہ حدیث جو کہ السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۳۸، ۳۹ اور مستدرک حاکم ۳/ ۱۷۲ میں ہے، اس کی سند پر محدثین نے کلام کیا ہے۔ البتہ قنوتِ نازلہ پر قیاس کرتے ہوئے رکوع کے بعد بھی قنوت وتر پڑھنا جائز ہے۔'' (محدث شمارہ نمبر ۳۴۸) جون ۲۰۱۱ ص ۳۷)

حدیث کی رو سے قنوت وتر کا محل رکوع سے پہلے ہے جبکہ غیر مقلدین کا قیاس اس کا محل رکوع کے بعد متعین کر رہا ہے اور جو قیاس حدیث کے خلاف ہو اس کی حیثیت غیر مقلدین خود ہی بیان کر دیں۔

حیرت ہے کہ غیر مقلدین کو اعتراف بھی ہے کہ از روئے حدیث قنوت وتر کا محل رکوع سے پہلے ہے پھر بھی قیاس سے اس کی مخالفت کرتے ہیں مثلاً ماہنامہ محدث میں جہاں قنوت وتر کا محل قیاس سے رکوع کے بعد بتایا ہے وہاں اسی صفحہ پر حدیث درج کی ہے کہ

''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تو رکوع سے پہلے قنوت کرتے تھے۔'' (محدث شمارہ نمبر ۳۴۸ حوالہ مذکورہ)

غیر مقلدین کی بے بسیاں

غیر مقلدین نے قنوت وتر رکوع کے بعد پڑھنے پر جو بزعم خود دلائل دیئے ہیں ان کی کمزوری خود انکے اپنے علماء نے بیان کر دی ہے۔ اب اس سلسلہ کی مزید کچھ غیر مقلدانہ کرم نوازیاں ہم ذکر کرتے ہیں تاکہ قارئین ان کی ''بے بسیوں'' سے مطلع ہو سکیں۔

ہاتھ کی صفائی:

حکیم محمد صادق سیالکوٹی صاحب غیر مقلد قنوت وتر کو رکوع کے بعد ثابت

FREEDOM FOR GAZA
islamictimelinecoverphotos.com

کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

عن ابی ھریرۃ قال لمّا رفع رسول اللہ ﷺ رأسہ... قال

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو دعا قنوت پڑھتے۔ (نسائی، صلوٰۃ الرسول مع التسہیل صفحہ ۲۹۵)

حکیم صاحب نے ہاتھ کی صفائی دکھاتے ہوئے حدیث مذکور میں سے کچھ الفاظ حذف کر کے نقطے لگا دیئے ہیں۔

عبدالرؤوف سندھو صاحب غیر مقلد حکیم صاحب کی خیانت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تنبیہ:

مؤلف نے اس حدیث میں رأسہ...... اور...... قال کے درمیان درج ذیل الفاظ حذف کر دیئے ہیں...... من الرکعۃ الثانیۃ من صلوٰۃ الصبح...... جب کہ امانت علمی کا تقاضا یہ تھا کہ موصوف ان الفاظ کو حذف نہ کرتے بلکہ ذکر کرتے کیونکہ انہوں نے اس حدیث سے وتروں میں ''دعائے قنوت کا محل رکوع کے بعد ہے۔'' پر استدلال کیا ہے جبکہ یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہ حوادثات نازلہ کی قنوت تھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر میں دوسری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھا۔'' (القول المقبول ص ۵۸۸)

غلط حوالہ:

غیر مقلدین کے فتاویٰ میں لکھا ہے:

''رکوع کے بعد قنوت پڑھنا مستحب ہے۔ بخاری شریف میں رکوع کے بعد ہے۔'' (فتاویٰ علمائے حدیث ج ۳، ص ۲۰۵)

حالانکہ بخاری میں رکوع کے بعد قنوت وتر پڑھنے کی کوئی حدیث نہیں ہے۔

قنوت وتر اور قنوت نازلہ کو ایک قرار دینے کی جسارت:

داؤد ابراہیم صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''بعض علمائے اہل حدیث کا بھی یہی خیال ہے کہ قنوت وتر اور نازلہ میں کوئی فرق نہیں اور قرآن وسنت کے دلائل سے فرق ثابت بھی نہیں۔''

(حدیث اور اہل تقلید ج ۲ ص ۲۸۱)

حالانکہ دونوں میں فرق ہے کہ قنوت نازلہ صبح کی نماز میں پڑھی جاتی ہے جبکہ قنوت وتر نماز وتر میں۔ اسی طرح قنوت وتر رکوع سے پہلے اور قنوت نازلہ کا محل رکوع کے بعد ہے۔ یہ وہ فرق ہیں جنہیں خود غیر مقلدین کے بہت سے حضرات تسلیم کر چکے ہیں جیسا کہ بعض حوالے ہم پہلے نقل کر آئے ہیں۔ ضرورت پڑی تو ہم اس پر فریق مخالف کی کتب سے بہت سی عبارات جمع کریں گے ان شاء اللہ۔

سردست خود داؤد ارشد صاحب کا لکھا ہوا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ آنجناب لکھتے ہیں:

''بعض اہلحدیث کو اشتباہ ہوا ہے اور انہوں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کو قنوت وتر پر محمول کیا ہے۔ (صلوٰۃ الرسول) حالانکہ محقق (صلوٰۃ الرسول نے ص ۵۸۹) پر اس کی مفصل تردید بھی کی ہے۔'' (تحفہ حنفیہ ص ۳۶۷)

داؤد صاحب نے یہاں قنوت نازلہ کو قنوت وتر پر محمول کرنے کے عمل کو ''اشتباہ'' قرار دیا ہے۔ پھر اس کی تردید کی طرف راہنمائی بھی کر دی ہے۔

مسلکی حمایت میں بے اعتدالی

محمد فہد عباسی

مشہور غیر مقلد عالم جناب فیض عالم صدیقی صاحب لکھتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پوری خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دو سالوں میں یکبارگی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں۔ (بخاری)

(اختلاف اُمت کا المیہ ص ۸۵ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوری خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دو سالوں میں یکبارگی تین طلاقوں کے ایک شمار ہونے والی روایت موجود نہیں ہے۔

اس یکبارگی تین طلاقوں کے ایک شمار ہونے والی روایت کو صحیح بخاری کی طرف منسوب کرنا فیض عالم صدیقی صاحب کی مسلکی حمایت میں بے اعتدالی ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں مسلکی حمایت میں غلط بیانی سے بچائے۔ آمین۔

نوٹ: (۱) بلکہ اس کے خلاف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری ج ۲ (ص۷۹۱ پر ایک مجلس کی تین طلاقوں کے وقوع پر دلائل نقل فرمائے ہیں۔

(۲) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ایک ہی مجلس میں دی ہوئی تین طلاقوں کے وقوع کا حکم دیتے تھے۔ ملاحظہ ہو۔

(سنن کبریٰ بیہقی ج ۷، ص ۳۳۷ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ)

حدیث ھلب رضی اللہ عنہ میں لفظی تحریف اور علمائے غیر مقلدین

سوال: مولانا صاحب آپ نے ایک بیان میں فرمایا تھا کہ مسند احمد میں جو سیدنا ہلب رضی اللہ عنہ سے علیٰ صدرہ کی روایت نقل کی جاتی ہے اس میں مشہور غیر مقلد عالم مبشر احمد ربانی صاحب نے لفظی تحریف کی ہے اور یہ بھی کہا تھا کہ یہ صرف ''آپ کے سوال قرآن پاک کی روشنی میں'' کے پہلے ایڈیشن میں ہی موجود نہیں بلکہ بعد والے ایڈیشن ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' میں بھی موجود ہے۔اس حدیث میں دوسرے غیر مقلدین علماء کی لفظی و معنوی تحریفات آپ نے بیان فرمائیں تھیں۔ برائے مہربانی وہ تحریر فرمادیں۔ (محمد عبداللہ فیصل آباد)

جواب: جس حدیث میں تحریف کے بارہ میں پوچھا گیا ہے وہ مسند احمد میں یوں درج ہے:

''حدثنا یحیی بن سعید عن سفیان حدثنی سماك عن قبیصة بن هلب عن ابیه قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم ینصرف عن یمینه و عن یساره و رأیته قال یضع هٰذه علی صدره۔ (مسند احمد ج ۵ ص ۲۲۶)

''سیدنا ہلب الطائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھا اور یہ دیکھا کہ آپ یہ (ہاتھ) اپنے سینہ پر رکھتے تھے۔

غیر مقلد مبشر احمد ربانی نے اس حدیث کے آخری حصہ میں یوں تحریف لفظی کی ہے کہ جملہ یضع هٰذه علی صدرہ'' میں هذه کو هذا سے بدل دیا اور ان کو یہ تحریف کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اگر هٰذه ہی رہے تو اس سے دونوں ہاتھ نہیں مراد لئے جا سکتے تھے کیونکہ یہ واحد مؤنث کے لئے آتا ہے اور هٰذا سے اس لئے بدلا کہ وہ واحد اور جمع دونوں کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ تو اُن کے لئے اس

سے دونوں ہاتھ مراد لینے آسان ہو جائیں۔

جیسا کہ انہوں نے **یضع ھٰذا علیٰ صدرہ** کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''کہ آپ نے اپنے ہاتھوں کو سینے پر رکھا ہوا تھا۔'' دونوں ایڈیشنوں کے حوالہ جات درج ذیل ہیں:

۱۔ آپ کے سوال قرآن وسنت کی روشنی میں ج۱ ص ۱۱۲ مطبوعہ مکتبہ دارالہدیٰ یہ ایڈیشن یکم ستمبر ۱۹۹۷ء کا ہے۔

۲۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۱ ص۱۲۵ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ ۲۰۱۲ء کا ایڈیشن ہے۔

بعض دوسرے غیر مقلدین علماء نے اس روایت میں یہاں تک تحریف کر دی کہ حدیث میں موجود لفظ **ھٰذہ** کو **یدہٗ** سے تبدیل کر دیا۔ ان کے حوالہ جات درج ذیل ہیں:

۱۔ غیر مقلد محمد عبدالحئ نقی اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

ویضع یدہٗ علیٰ صدرہ (فتاویٰ نذیریہ ج۱ ص ۴۵۲)

نوٹ: اس فتویٰ پر غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل مولوی نذیر حسین دہلوی صاحب کی بھی تصدیق موجود ہے۔ یہ فتویٰ مع تصدیق شیخ الکل بعینہٖ فتاویٰ ثنائیہ ج۱ ص ۴۵۵۔ اور علمائے حدیث ج۳ ص ۹۳ پر بھی موجود ہے۔

۲۔ غیر مقلدین کے شیخ الحدیث محمد علی جانباز سیالکوٹی بھی اس تحریف کرنے سے باز نہ رہے اور یوں روایت نقل کی:

ورأیتہٗ یضع یدہٗ علیٰ صدرہ۔

(صلوٰۃ المصطفیٰ ص ۱۴۲)

۳۔ مولوی محمد جانباز حیدر آبادی بھی اس روایت کو یوں ہی لکھتے ہیں:

رأیتہٗ یضع یدہ علی صدرہ۔'' (فتاویٰ ثنائیہ ج۱ ص ۴۵۸)

۴۔ غیر مقلد مصنف داؤد ارشد بھی اس روایت کو تحریف سمیت لکھتے ہیں:

ویضع یدہٗ علی صدرہ (دین الحق بجواب جاء الحق ج۱ ص ۲۱۷)

FREEDOM FOR GAZA
islamictimelinecoverphotos.com

غیر مقلدین کا علم الحدیث حکیم الامت رحمہ اللہ کی نظر میں

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں حکیم الامت حضرت مولانا الشاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غیر مقلدین میں بدگمانی کا مرض بہت زیادہ ہوتا ہے۔ دوسروں کو حدیث کا مخالف ہی سمجھتے ہیں اور اپنے کو عامل بالحدیث ان کے عمل بالحدیث کی حقیقت مجھ کو تو ایک خواب میں زمانہ طالب علمی میں بتلادی گئی تھی گو خواب حجت شرعیہ نہیں لیکن مؤمن کیلئے مبشرات میں سے ضرور ہے جبکہ شریعت کے خلاف نہ ہو بالخصوص جبکہ شریعت سے متأید ہو۔

میں نے یہ دیکھا کہ مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر ایک مجمع ہے اس کو چھاچ تقسیم ہو رہی ہے ایک شخص میرے پاس بھی لایا مگر میں نے لینے سے انکار کر دیا۔

حدیث میں دودھ کی تعبیر علم اور دین آئی ہے پس اس میں ان کے مسلک کی صورت تو دین کی ہے مگر اس میں روح اور حقیقت دین کی نہیں جیسے چھاچ میں سے مکھن نکال لیا جاتا ہے مگر صورت دودھ کی ہوتی ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت ج ۱ ص ۱۶۸ ادارہ تالیفات اشرفیہ)

فائدہ:

نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنی مشہور تالیف الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ میں غیر مقلدین کی ناپسندیدہ حرکات اور طریق کار کا محاسبہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

ولذالك تراهم يقتصرون منها على النّقل ولا يصرفون العناية الى فهم السنة و يظنّون انّ ذالك يكفيهم وهيهات

بل المقصود من الحديث فهمه و تدبر معانيه دون الاقتصار على مبانيه۔

”اسی لئے ان لوگوں کو دیکھو گے کہ یہ حضرات محض الفاظ حدیث کی نقل پر اکتفا کرتے ہیں اور حدیث شریف کے فہم اور اس کی معانی و مفاہیم میں غور و خوض کی طرف متوجہ اور ملتفت نہیں ہوتے اور اس زعم فاسد اور ظنِ باطل میں مبتلا ہیں کہ محض الفاظ کا نقل کرلینا ہی ان کی نجات اور سرخروئی کیلئے کافی اور وافی ہے حالانکہ یہ خیالاتِ باطل حقیقت سے کوسوں دور ہیں کیونکہ حدیث سے مقصود حدیث کا سمجھنا اور اس کے معانی و مفاہیم میں تدبر و تفکر کرنا ہے نہ کہ صرف الفاظِ حدیث کی نقل پر اکتفاء کرنا۔

(الحطہ ص ۱۵۳)

ہفتہ وار مجلس ذکر میں پہلے

درسِ قرآن

ہوتا ہے

اس کے بعد حدیث کی مشہور کتاب

مسند ابی حنیفہ

کا درس ہوتا ہے

بروز منگل بعد از نماز عشاء

اور اس کے بعد سلسلہ

چشتیہ صابریہ کے طریق پر ذکر ہوتا ہے

بمقام خانقاہ طفیلیہ

علی منزل محلہ محمد پورہ گلی نمبر ا مکان نمبر P-228 بالمقابل ربانی مسجد فیصل آباد

برائے رابطہ 0345-8484283,0321-6682581

FREEDOM FOR GAZA

islamictimelinecoverphotos.com

غیر مقلدین کا علم الحدیث حکیم الامت رحمہ اللہ کی نظر میں

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں حکیم الامت حضرت مولانا الشاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غیر مقلدین میں بدگمانی کا مرض بہت زیادہ ہوتا ہے۔ دوسروں کو حدیث کا مخالف ہی سمجھتے ہیں اور اپنے کو عامل بالحدیث ان کے عمل بالحدیث کی حقیقت مجھ کو تو ایک خواب میں زمانہ طالب علمی میں بتلا دی گئی تھی گو خواب حجت شرعیہ نہیں لیکن مؤمن کیلئے مبشرات میں سے ضرور ہے جبکہ شریعت کے خلاف نہ ہو بالخصوص جبکہ شریعت سے متأید ہو۔

میں نے یہ دیکھا کہ مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر ایک مجمع ہے اس کو چھاچ تقسیم ہو رہی ہے ایک شخص میرے پاس بھی لایا مگر میں نے لینے سے انکار کر دیا۔

حدیث میں دودھ کی تعبیر علم اور دین آئی ہے پس اس میں ان کے مسلک کی صورت تو دین کی ہے مگر اس میں روح اور حقیقت دین کی نہیں جیسے چھاچ میں سے مکھن نکال لیا جاتا ہے مگر صورت دودھ کی ہوتی ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت ج ۱ ص ۱۶۸ ادارہ تالیفات اشرفیہ)

فائدہ:

نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنی مشہور تالیف الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ میں غیر مقلدین کی ناپسندیدہ حرکات اور طریق کار کا محاسبہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

ولذالك تراهم يقتصرون منها على النّقل ولا يصرفون العناية الى فهم السنة و يظنّون انّ ذالك يكفيهم وهيهات

اس عبارت کو سامنے رکھتے ہوئے یزدانی صاحب اپنے غیر مقلدوں کو پورے اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دے رہے ہیں۔

۲۔ قرآن وحدیث سے اجماع وقیاس کا مشروع ہونا ثابت ہے۔

(ماہنامہ الحدیث شمارہ نمبر ۹۱ علمی مقالات جلد پنجم وغیرہ)

لیکن بہت سے نام کے اہلحدیث اجماع وقیاس کی حجیت نہیں مانتے۔

ثناء اللہ امرتسری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''بہت سے اہلحدیث ایسے ہیں جو اجماع کے قائل نہیں بلکہ بعض قیاس کے بھی نہیں۔'' (اہلحدیث امرتسر ۱۱ جون ۱۹۱۵ء صفحہ ۵)

اس کا عکس مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی کتاب ''تاریخ ختم نبوۃ ص ۶۳۴'' پر دیکھ سکتے ہیں۔

یزدانی صاحب کو چاہئے کہ وہ قرآنی آیت اپنے غیر مقلدین کو سنائیں جو اجماع وقیاس کی مشروعیت کے منکر ہیں تاکہ وہ اجماع وقیاس کے قائل ہو کر پورے دین میں داخل ہو سکیں۔

یاد رہے کہ خود یزدانی صاحب بھی قیاس کی حجیت کے منکر ہیں۔

(احناف کا رسول اللہ ﷺ سے اختلاف صفحہ ۱۳۴۔۱۶۳ وغیرہ)

۳۔ سخاوت علی جون پوری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''اہل سنت کی صحیح تقلید یہ ہے کہ اس مسئلے میں کسی امام کی پیروی کرے، جس میں رسول مقبول ﷺ سے کوئی نص صریح، صحیح غیر منسوخ نہ پائے۔''

(جوابات سوالات تسعہ بحوالہ برصغیر کے اہلحدیث خدام قرآن صفحہ ۱۸۸)

اہلِ سنت غیر منصوص مسائل میں اپنے اپنے امام کی تقلید کرنے کی وجہ سے حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی کہلواتے ہیں۔ یزدانی صاحب کی ذکر کردہ آیت میں یہ بات ہرگز نہیں ہے کہ غیر منصوص مسائل میں ائمہ کی تقلید نہ کی جائے۔

یزدانی صاحب سے گزارش ہے کہ وہ کم از کم دو مستند مفسرین کے حوالے پیش کریں کہ حنفی شافعی کہلوانا تو ''اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً'' کے خلاف ہے اور اثری، سلفی، وہابی یا اہلحدیث وغربائے اہلحدیث کہلوانا اس کے عین مطابق ہے۔

۴۔ غیر مقلدین عموماً محدثین سے اپنی عقیدت کا بظاہر دعویٰ کرتے ہیں مگر محمد حسین بٹالوی صاحب کی تصریح کے مطابق سینکڑوں محدثین حنفی، شافعی وغیرہ کہلواتے تھے چنانچہ بٹالوی صاحب لکھتے ہیں:

زمانہ سابق میں صدہا اہلحدیث حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کہلاتے تھے جن کا بقیہ خاندان حضرت شاہ ولی اللہ ہے۔'' (اشاعۃ السنۃ جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۴)

محدثین کی تقلیدی نسبتیں جاننے کے لئے عبدالرشید عراقی صاحب غیر مقلد کی کتاب ''کاروانِ حدیث'' کا مطالعہ کریں۔

یزدانی صاحب ان محدثین کے بارے میں کیا حکم ارشاد فرمائیں گے؟

۵۔ نام نہاد اہلحدیث بھی اپنے آپ کو حنفی کہلواتے رہے ہیں ان میں میاں نذیر حسین دہلوی اور محمد حسین بٹالوی کا نام نمایاں ہے۔

بٹالوی صاحب لکھتے ہیں:

''حضرت شیخنا وشیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب شمس العلماء دہلوی بھی ایسے ہی تھے کہ وہ اہلحدیث کے سردار بھی تھے اور حنفی بھی کہلاتے تھے اور

حنفی مذہب کی کتب متون وشروح اور فتاویٰ پر فتویٰ دیتے تھے۔''

(اشاعۃ السنۃ جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۰)

بٹالوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

''غیر منصوص مسائل میں فقہاء مذہب حنفی کے اقوال کے مطابق فتویٰ دینے سے حنفی بھی کہلا سکتے ہیں جیسے شمس العلماء مولوی سید نذیر حسین دہلوی تھے اس اصول پر عمل کرنے والے سبھی حنفی نبی کے پیرو ہیں۔''

(اشاعۃ السنۃ جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۱)

بٹالوی صاحب ہی لکھتے ہیں:

''مجھ سے کوئی میرا مذہب پوچھتا ہے تو میں بھی کہتا ہوں کہ میں اہلحدیث حنفی ہوں اوّلاً حدیث پر عمل کرتا ہوں اور اسی کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔ پھر جس مسئلہ میں حدیث صحیح صریح نہ ملے اور اجتہاد کی ضرورت پڑے تو وہاں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصول وفروع مذہب پر عمل واستدلال کرتا ہوں۔'' (اشاعۃ السنۃ جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۱)

جس کو اشاعۃ السنۃ دستیاب نہ ہو وہ فتاویٰ اہلحدیث جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ دیکھ سکتا ہے کہ بٹالوی صاحب حنفی کہلوایا کرتے تھے۔

٦۔ بٹالوی صاحب نہ صرف یہ کہ خود حنفی کا لیبل لگاتے تھے بلکہ وہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے اور بعض اوقات حنفی کہلوانے کو ضروری قرار دیتے تھے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''اگر آپ کو اجتہاد مطلق کا دعویٰ نہیں ہے اور جہاں نص نہ ملے وہاں تقلید مجتہدین سے انکار نہیں تو آپ سبیل الاشتہار اس امر کا اظہار کریں اور

اپنے ہم عصر علماء اہلحدیث سے مشورہ کر کے بنظر اس تقلید کے حنفی اہلحدیث یا شافعی اہلحدیث کہلوانا منظور کریں۔'' (اشاعۃ السنۃ جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۰)

بٹالوی صاحب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

''آج کل بعض اہلحدیث کہلانے والوں میں نیچریت، مرزائیت، چکڑالویت ومعتزلیت و رافضیت پھیلتی جاتی ہے اہلحدیث کے ساتھ لفظ حنفی ملانے سے یہ ظاہر ہوجائے گا کہ اس لقب کا مصداق سنی اہلحدیث ہے نہ (کہ) معتزلی اور نہ مرزائی اور نہ نیچری اور نہ رافضی وغیرہ۔''

(اشاعۃ السنۃ جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۱)

بٹالوی صاحب کے بقول پاک و ہند میں اہلسنّت کا فرد ہونے کے لئے ''حنفی'' کہلوانا ضروری ہے ورنہ انسان اہل بدعت بلکہ اہل باطل کا فرد شمار ہوگا۔

۷۔ بٹالوی صاحب دوسروں سے درخواست بھی کرتے تھے کہ ہمیں ''حنفی'' کہا جائے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''اگر ہم کو عام مسلمانانِ اہلسنّت سے ممتاز کر کے کوئی خصوصیت کے ساتھ خطاب دینا ہے تو اہلحدیث کا خطاب دیا جاوے اس سے بھی زیادہ خصوصیت کرنی ہو تو اہلحدیث حنفی کہا جائے۔'' (اشاعۃ السنۃ جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۰)

یزدانی صاحب! آپ ان عبارتوں کو پڑھ کر حیرت میں مبتلا ہونے کی بجائے اپنے اصول کے مطابق اعلان کریں کہ یہ نام نہاد اہلحدیث ''ادخلو فی السلم کافۃ'' کے خلاف تھے۔''

معیاری خس خس بازار سے بارعایت دستیاب ہے

نیو عبدالغفور اینڈ کمپنی

ریل بازار والے

کنڈا چھپلہ، سیف الماری
فٹنگ ایئر کولر میٹریل
اینڈ پینٹ سٹور

212 لوہا بازار مارکیٹ، ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد
PH: 041-2637059

عبدالغفور
0321-7220048

PESTOP

پروپرائیٹر: حافظ میاں عامر

عدنان ٹریڈرز

ملیریا، ڈینگی مچھر، لال بیگ، دیمک اور دیگر ضرر رساں کیڑوں کے مؤثر اور دیرپا کنٹرول کیلئے سپرے کروائیں

12۔ مارکیٹ کمیٹی ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

0301-8662592
0321-6687209, 041-2623662

صحت کے اصولوں کے عین مطابق

شاہین آٹا

شاہین میدہ

شاہین آٹا و میدہ

دیسی گندم سے جدید ترین آٹومیٹک غیر ملکی پلانٹ پر خاص طور پر تیار کیا جاتا ہے

پاک شاہین فلور ملز

(پرائیویٹ) لمیٹڈ رضا آباد فیصل آباد

Tel: 041-2693714-17
Mob: 0322-8676786
Mob: 0345-6999976

FREEDOM FOR GAZA
islamictimelinecoverphotos.com

Darja Awal
Banaspati & Cooking Oil
خوشیوں کو یہی چاہیئے
VTF
درجہ اول
Darja Awal
Banaspati
MALIK GHEE & COOKING OIL MILLS
Darja Awal
COOKING OIL
Manufactured By: Malik Ghee & Cooking Oil Mills Ltd. 9km. Samundari Road, Faisalabad. Tel: 041-2644468 2641389, 2671368-71